۱۱۔ وطن کے محافظ مراٹھے

شاہو مہاراج نے باجی راؤ کی موت کے بعد ان کے بیٹے بالاجی باجی راؤ عرف نانا صاحب کو پیشوائی کی خلعت عطا کی۔ نادر شاہ کے حملے کے بعد دہلی میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں انھوں نے شمالی بھارت میں مراٹھا طاقت کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ اس زمانے میں احمد شاہ ابدالی نے پانی پت میں مراٹھوں کے سامنے مشکلات کھڑی کردیں۔ اس سبق میں ہم ان واقعات سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

شمالی بھارت کے حالات :

ایودھیا کے شمال مغرب سے متصل ہمالیہ کے دامن میں جو علاقہ تھا اسے اٹھارہویں صدی میں روہیل کھنڈ کہا جاتا تھا۔ افغانستان سے آنے والے پٹھان یہاں بس گئے تھے۔ انھیں روہیلے کہا جاتا تھا۔ گنگا جمنا ندیوں کے دوآبہ علاقے میں انھوں نے دھوم مچا رکھی تھی۔ ان کی روک تھام کے لیے ایودھیا کے نواب نے مراٹھوں کو دعوت دی۔ مراٹھوں نے ان افغانوں کی سرکوبی کی۔

افغانوں سے مقابلہ :

افغانستان کے بادشاہ احمد شاہ ابدالی کو بھارت کی دولت یہاں کھینچ لائی۔ انھوں نے ۱۷۵۱ء میں پنجاب پر حملہ کیا۔ اس زمانے میں مغل علاقوں میں افراتفری مچی ہوئی تھی جس کی وجہ سے مغلوں کو ابدالی کے حملے کا خوف محسوس ہوتا تھا۔ ایسی حالت میں اپنے تحفظ کے لیے انھیں مراٹھوں سے مدد لینا ضروری محسوس ہوا۔ بادشاہ کو مراٹھوں کی طاقت اور ایمان داری پر بھروسا تھا۔ دہلی کی حفاظت کے لیے مراٹھوں کے علاوہ دوسری کوئی بڑی طاقت میدان میں تھی بھی نہیں۔ اس لیے بادشاہ نے اپریل ۱۷۵۲ء میں مراٹھوں سے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت مراٹھوں نے مغلیہ حکومت کو روہیلوں، جاٹوں، راجپوتوں، افغانوں وغیرہ دشمنوں سے بچانا منظور کرلیا۔ بدلے میں مراٹھوں کو نقد رقم دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ انھیں پنجاب، ملتان، راجپوتانہ، سندھ اور روہیل کھنڈ کے علاقوں سے چوتھائی وصول کرنے کا اختیار بھی حاصل ہوا۔ ساتھ ہی انھیں اجمیر اور آگرہ جیسے علاقوں کی صوبیداری بھی دی گئی۔

اس معاہدے کے مطابق چھترپتی کی جانب سے پیشوا نے شندے - ہولکر کی فوجوں کو دہلی کی حفاظت کے لیے روانہ کیا۔ مراٹھوں نے دہلی کی طرف کوچ کیا۔ یہ خبر ملتے ہی احمد شاہ ابدالی اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔ مراٹھے منزلیں طے کرتے ہوئے دہلی پہنچے۔ مراٹھوں کی وجہ سے ابدالی کی شکل میں آنے والی مصیبت ٹل گئی اس لیے بادشاہ نے انھیں مغلوں کے صوبوں میں چوتھائی وصول کرنے کا حق دے دیا۔ ان صوبوں میں کابل، قندھار اور پیشاور بھی شامل تھے۔ پہلے یہ صوبے مغلیہ سلطنت کا حصہ تھے۔ اب وہ صوبے ابدالی کے افغانستان میں تھے۔ معاہدے کے مطابق ابدالی سے وہ صوبے جیت کر مغلیہ حکومت میں شامل کرنا مراٹھوں کا فرض تھا۔ جبکہ ابدالی کی خواہش تھی کہ کم از کم پنجاب کا علاقہ افغانوں کے زیر اقتدار لایا جائے۔ اس لیے کبھی نہ کبھی مراٹھوں اور ابدالی کا ٹکراؤ اٹل تھا۔

پیشوا نانا صاحب

نانا صاحب پیشوا کے بھائی رگھوناتھ راؤ، جیاپّا شندے اور ملہار راؤ ہولکر کو اپنے ساتھ لے کر شمالی بھارت میں ابدالی سے مقابلہ کرنے کی مہم پر نکلے۔ شمالی ہند کے مقامی حکمرانوں کے زاویۂ نگاہ سے جنوب سے آئے مراٹھے ان کی مقابل قوت تھے۔ مراٹھوں

کے وسیع نظریے کو نہ سمجھتے ہوئے یہ لوگ ان کی مدد کرنے کی بجائے غیر جانبدار رہے۔ دہلی کے دربار میں مراٹھوں کی بالادستی اور مداخلت شمالی بھارت کے مقامی حکمرانوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی لیکن سورج مل جاٹ اور رانی کشوری نے پانی پت کی لڑائی میں زخمی مراٹھوں کی مدد کی۔

اسی طرح شمال میں چند شدت پسند مراٹھوں کو بیرونی حملہ آور محسوس کرتے تھے۔ وہ بھی مراٹھوں کے وسیع نظریے کو سمجھنے سے قاصر رہے اور مراٹھوں کی بالادستی کو ختم کرنے کے لیے ابدالی کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ اُنھیں اُمید تھی کہ ابدالی مراٹھوں کو شکست دے کر انھیں جنوب میں نرمدا پار کھدیڑنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

اٹک پر مراٹھوں کا پرچم لہرایا : نجیب خاں روہیلوں کے سردار تھے۔ شمالی ہند میں مراٹھوں کی بالادستی ان سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ نجیب خان کے کہنے پر احمد شاہ ابدالی نے بھارت پر دوبارہ حملہ کیا۔ بھارت پر یہ ان کا پانچواں حملہ تھا۔ انھوں نے دہلی فتح کرلی۔ یہاں کی دولت سمیٹ کر وہ افغانستان لے گئے۔ رگھوناتھ راؤ اور ملھار راؤ ہولکر دوبارہ شمالی بھارت پہنچے۔ انھوں نے دہلی پر قبضہ کرکے پنجاب سے ابدالی کے افسران کو نکال باہر کیا۔ ابدالی کے فوجیوں کا پیچھا کرتے ہوئے مراٹھے ۱۷۵۸ء میں اٹک تک جا پہنچے۔ اٹک کا علاقہ موجودہ پاکستان میں ہے۔ اٹک پر انھوں نے مراٹھا پرچم لہرا دیا۔ اس کے بعد مراٹھوں نے اٹک سے آگے پیشاور پر حملہ کرنے کی ٹھانی لیکن وہ اپنے قبضے میں آنے والے علاقوں کا انتظام ٹھیک طرح سے نہیں کر پائے۔

دتّاجی کی بہادری : پنجاب پر اپنی پکڑ مضبوط کرنے اور نجیب خان کو شکست دینے کے لیے پیشوا نے دتّاجی شندے اور جنکوجی شندے کو شمالی بھارت کی طرف روانہ کیا۔ دتّاجی شمال کی طرف گئے۔ نجیب خان نے دتّاجی کو بات چیت میں اُلجھا لیا اور احمد شاہ ابدالی سے اپنی مدد کی درخواست کی۔ نجیب خان کا پیغام ملتے ہی ابدالی پھر بھارت آن پہنچے۔ احمد شاہ ابدالی اور دتّاجی جمنا کے براڑی گھاٹ پر آمنے سامنے آگئے۔ زور دار لڑائی ہوئی۔ دتّاجی نے غیر معمولی بہادری دکھائی لیکن اس لڑائی میں وہ کام آگئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دتّاجی نے جم کر بہادری دِکھائی لیکن آخرکار وہ زخمی ہوکر میدانِ جنگ میں گر پڑے۔ نجیب خان روہیلا کے مشیر قطب شاہ اپنے ہاتھی سے اُتر کر زخمی دتّاجی کے قریب آئے۔ انھوں نے دتّاجی سے پوچھا ''کیوں پٹیل جی! ہمارے ساتھ تم اور بھی لڑوگے؟'' دتّاجی زخمی حالت میں تھے لیکن قطب شاہ کے الفاظ سنتے ہی انھوں نے پُرعزم جواب دیا، ''ہاں، بچیں گے تو اور بھی لڑیں گے۔''

سداشیوراؤ بھاؤ : احمد شاہ ابدالی کو شکست دینے کے لیے نانا صاحب نے اپنے چچیرے بھائی سداشیوراؤ بھاؤ اور بڑے بیٹے وشواس راؤ کو شمال کی طرف روانہ کیا۔ سداشیوراؤ، چیماجی اپّا کے بیٹے تھے۔ ان کے ساتھ ایک بڑی فوج اور بڑا توپ خانہ تھا۔ ابراہیم خان گاردی ان کے توپ خانے کے سربراہ تھے۔ اس توپ خانے کے بل بوتے پر انھوں نے ۱۷۶۰ء میں لاتور ضلع کے اُدگیر کی لڑائی میں نظام کو شکست دی تھی۔

سداشیوراؤ بھاؤ

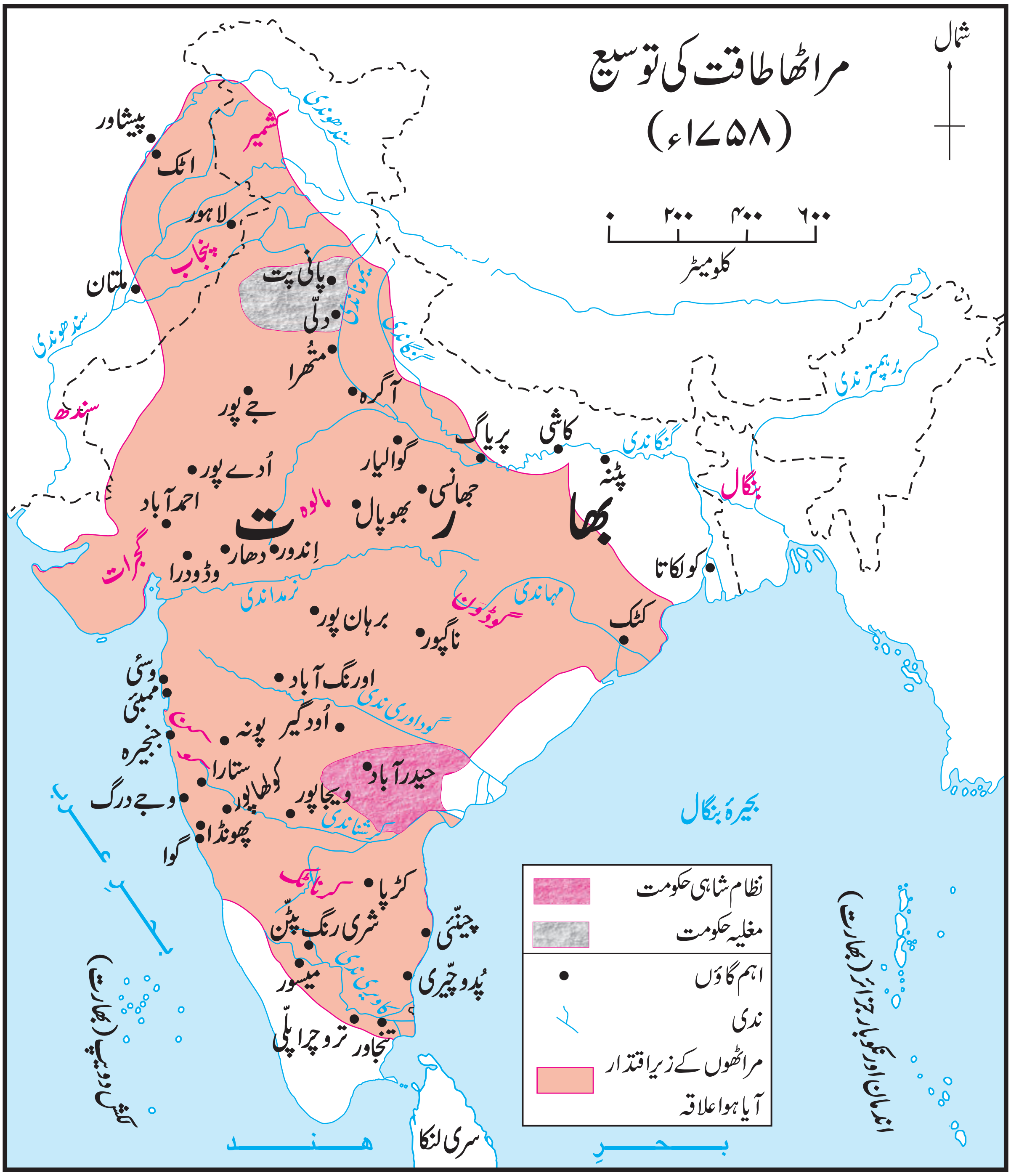

پانی پت کی جنگ : شمال کی مہم کے دوران سداشیو راؤ بھاؤ نے دہلی پر فتح حاصل کر لی۔ اس کے بعد مراٹھا فوج اور ابدالی کی فوج پانی پت کے میدان میں آمنے سامنے آئی۔ ۱۴/ جنوری ۱۷۶۱ء کو مراٹھوں نے ابدالی پر حملہ کرکے لڑائی کا آغاز کیا۔ یہ پانی پت کی تیسری جنگ تھی۔ جنگ میں وشواس راؤ بندوق کی گولی لگنے سے مارے گئے۔ سداشیو راؤ کو یہ بات معلوم ہوتے ہی وہ بے قابو ہوکر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ جنگ کی افراتفری میں وہ کہیں کھو سے گئے۔ اپنے سپہ سالار کو میدان میں نہ پا کر مراٹھا فوج کی ہمت کمزور ہوگئی۔ اسی دوران ابدالی کی محفوظ اور تازہ دم فوج نے مراٹھوں پر زوردار حملہ کیا۔ مراٹھوں کو شکست ہوگئی۔ مہاراشٹر کی ایک مکمل نوجوان نسل ختم ہوگئی۔ بے شمار بہادر سرداروں نے اپنی جان گنوا دیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پانی پت کی جنگ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ لوگ مارے گئے۔ ایک خط کا علامتی بیان کچھ یوں ہے:
"دو موتی برباد ہوگئے، ستائیس مہریں گم ہوگئیں اور روپے اور خُردہ (ریزگاری) کتنا ضائع ہوا اس کا کوئی شمار ہی نہیں۔"

غیر ملکی ابدالی کو یہاں حکومت کرنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں اس نقطۂ نظر کے تحت مراٹھے ابدالی سے لڑے۔ سداشیو راؤ بھاؤ نے شمالی بھارت کے تمام مقامی حکمرانوں کو خط لکھ کر سمجھانے کی کوشش کی کہ آخر ہم سب ایک ہی ملک کے باسی ہیں اور ابدالی بیرونی حملہ آور ہے۔ لیکن انھیں موافق تائید حاصل نہیں ہوئی۔ دیگر مقامی حکمراں مراٹھوں کی حمایت نہ کرنے پر اٹل رہے۔ فطری طور پر بھارت کے تحفّظ کی ذمہ داری تنہا مراٹھوں پر آن پڑی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے مراٹھوں ہی نے یہ تصور پیش کیا کہ بھارت ایک ملک ہے اور اس کا راجا کسی بھی مذہب کا ہو، تمام لوگوں نے اس کی حمایت کرنا چاہیے۔

پیشوا مادھوراؤ : نانا صاحب پیشوا کی موت کے بعد ان کا بیٹا مادھوراؤ پیشوا بنا۔ مادھوراؤ نے اپنے دور میں نظام اور حیدر علی کو قابو میں کیا۔ انھوں نے شمال میں مراٹھوں کا تسلط دوبارہ قائم کیا۔

پیشوا مادھوراؤ

پانی پت میں مراٹھوں کی شکست کے بعد نظام نے دوبارہ ان کی مخالفت میں کارروائیاں شروع کردیں۔ اُنھوں نے مراٹھا علاقوں پر حملہ کیا لیکن مادھوراؤ نے پیٹھن کے قریب راکشس بُھون کے مقام پر انھیں شکست دے دی۔

حیدر علی میسور کے سلطان تھے۔ پانی پت کی جنگ میں مراٹھوں کی شکست کا فائدہ اُٹھا کر انھوں نے کرناٹک میں مراٹھوں کے علاقوں پر حملے کیے لیکن مراٹھوں نے سری رنگا پٹن کے قریب موتی تالاب کے مقام پر انھیں شکست دے دی۔ اس کے بعد حیدر علی نے تنگ بھدرا ندی کے شمالی علاقے مراٹھوں کے حوالے کرنا منظور کرلیا۔

۱۷۷۲ء میں مادھوراؤ کی موت ہوگئی۔ مراٹھوں کی تاریخ میں ایک ایمان دار، محنتی، دُھن کا پکا اور رعایا کی فلاح چاہنے والا حاکم کے طور پر ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس فرض شناس پیشوا کی موت کی وجہ سے مراٹھوں کی سلطنت کا بے حد نقصان ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پیشوا مادھوراؤ نے کسانوں کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دی۔ انھوں نے ہی کنویں کھدوا کر پونہ کی پانی کی فراہمی میں اضافہ کیا۔ ان کے دور میں نانا پھڑنویس جیسے منتظم اور رام شاستری پربھُونے جیسے انصاف پسند منصف ہوگزرے ہیں۔ رعایا کو انصاف دینے کے لیے انھوں نے انصاف رسانی کے شعبے میں اصلاحات کیں۔ توپیں اور اسلحہ بارود بنانے کے کارخانے قائم کیے۔ سکے ڈھالنے کے لیے ٹکسالوں کا انتظام کیا۔

پیشوا مادھوراؤ کے بعد تخت نشین ہونے والے نارائن راؤ اور سوائی مادھوراؤ، یہ دونوں پیشوائی کے تخت پر زیادہ عرصے تک نہ رہ سکے۔ اس کے علاوہ ان دونوں کے زمانے میں پیشوائی کو گھریلو جھگڑوں نے نگل لیا۔ اٹک پر مراٹھا پرچم لہرانے والا رگھوناتھ راؤ اقتدار کی لالچ میں انگریزوں کی پناہ میں چلا گیا جس کی وجہ سے انگریزوں اور مراٹھوں میں لڑائی ہوئی۔

۱۷۸۲ء میں حیدر علی کا انتقال ہوگیا۔ حیدر علی کے بعد ان

کے بیٹے ٹیپو میسور کے سلطان بنے۔ ٹیپو سلطان ایک قابل جرنیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عالم اور شاعر بھی تھے۔ اپنی شخصی قابلیت کے زور پر انھوں نے اپنی ریاست کے غلبے میں اضافہ کیا۔ انھوں نے فرانسیسیوں سے دوستی کر کے انگریزوں کی بالادستی کو ختم کرنے کی ابتدا کی۔ ۱۷۹۹ء میں انگریزوں سے جنگ کرتے ہوئے وہ شہید ہو گئے۔

مراٹھا اقتدار کی بالادستی کا دوبارہ قیام:

پانی پت کی شکست کے بعد شمالی بھارت میں مراٹھوں کے وقار کو زبردست نقصان پہنچا تھا۔ شمال میں اپنا اقتدار دوبارہ قائم کرنے کے لیے مادھو راؤ نے مہادجی شندے، تکوجی ہولکر، رام چندر کاناڈے اور وِساجی پنت بِنی والے جیسے سرداروں کو روانہ کیا۔ مراٹھا فوج نے جاٹ، روہیلے اور راجپوتوں کو شکست دی۔ بادشاہ شاہ عالم کو مراٹھوں نے اپنی پناہ میں لے کر اسے دہلی کے تخت پر بٹھایا۔ شمالی بھارت میں مراٹھوں کی ساکھ دوبارہ قائم ہو گئی۔

پانی پت کی لڑائی میں مراٹھوں کو بہت نقصان اُٹھانا پڑا۔ ابدالی کی فوج نے بھی نقصان اُٹھایا۔ پانی پت کی فتح میں مالی فائدہ زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے ابدالی یا اُن کے وارثوں میں سے کسی نے دوبارہ بھارت پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کی۔ بلکہ اس بات کے پیشِ نظر کہ شمالی بھارت کی سیاسی افراتفری پر قابو پانے کی طاقت صرف مراٹھوں ہی میں ہے، انھوں نے یہ خواہش کی کہ وہاں کی بادشاہی کو مراٹھے ہی سنبھالیں۔ انھوں نے بھائی چارہ قائم کرنے کے لیے پونہ دربار میں اپنا سفیر بھی بھیجا۔ یہ ایک اہم بات ہے کہ مراٹھوں نے پانی پت کی شکست کو ہضم کرتے ہوئے شمالی بھارت کی سیاست میں خود کو دوبارہ مضبوط کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی میں ملہار راؤ ہولکر، اہلیا بائی ہولکر اور مہادجی شندے کا اہم کردار رہا۔

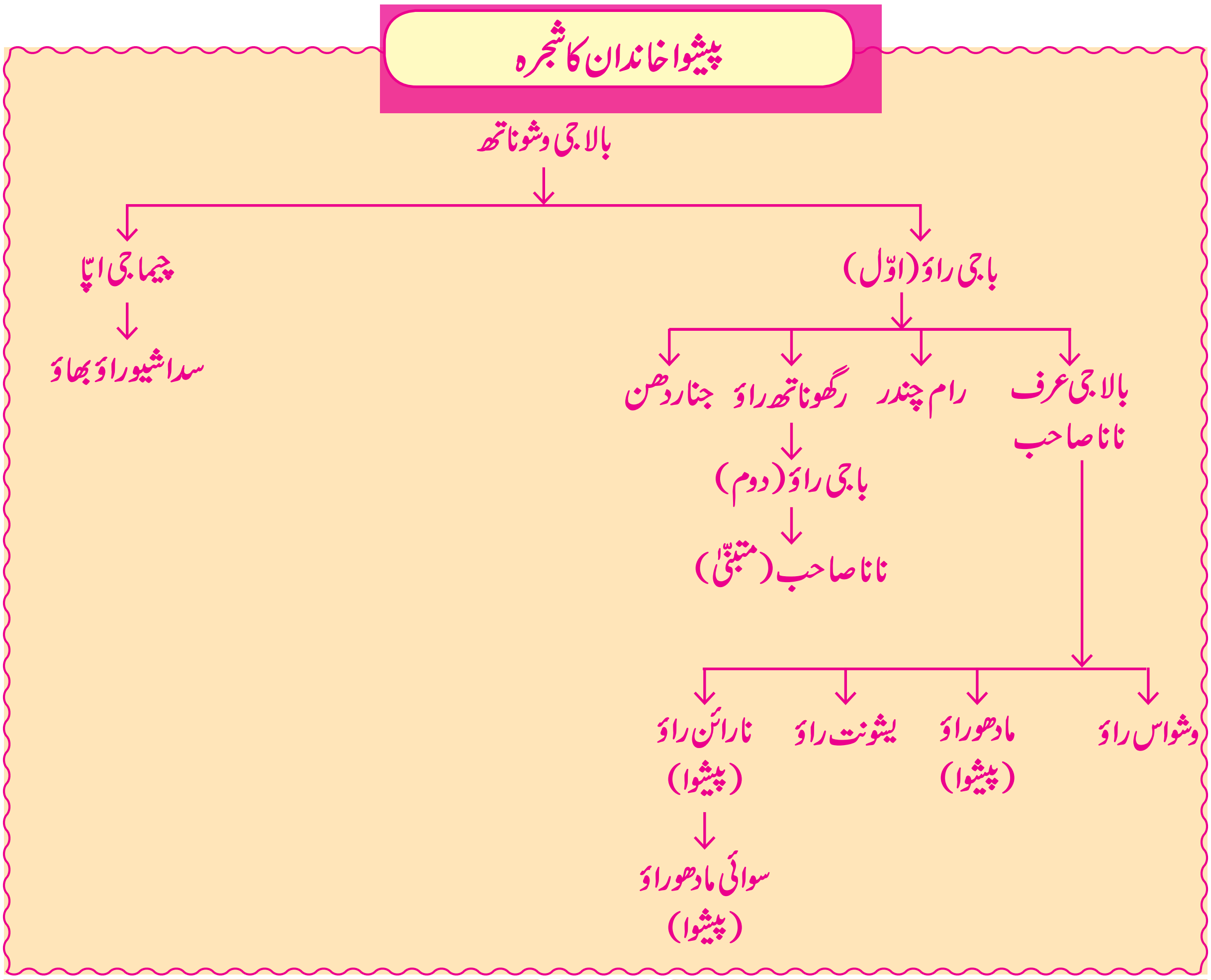

مشق

(۱) پہچانیے کون؟

۱۔ افغانستان سے آنے والے ....

۲۔ ہمالیہ کے دامن میں بس جانے والے ....

۳۔ نانا صاحب پیشوا کا بھائی ....

۴۔ متھرا کے جاٹوں کا سردار ....

۵۔ پیٹھن کے قریب راکشس بھُون کے مقام پر نظام کو شکست دینے والا ....

(۲) مختصر نوٹ لکھیے:

۱۔ اٹک پر مراٹھوں کا پرچم لہرایا

۲۔ افغانوں سے لڑائی

۳۔ پانی پت کی لڑائی کا انجام

(۳) زمانی ترتیب میں لکھیے:

۱۔ راکشس بھُون کی لڑائی

۲۔ ٹیپو سلطان کا انتقال

۳۔ پیشوا مادھوراؤ کی موت

۴۔ پانی پت کی لڑائی

۵۔ بُراڑی گھاٹ کی لڑائی

(۴) مندرجہ ذیل سے اس سبق میں مذکور شخصیات کے نام تلاش کرکے لکھیے:

ش	ب	ب	ا	ج	ی	ر	ا	و	ر
ا	ح	م	د	ش	ا	ہ	س	ی	گھ
ق	ع	س	و	ر	ج	م	ل	ا	و
ک	ش	و	ر	ی	ن	ج	ی	ب	ن
س	ی	م	چ	ی	م	ا	ج	ی	ا
م	ا	دھ	و	ر	ا	و	خ	ظ	تھ
ٹ	ی	پ	و	س	ل	ط	ا	ن	ڑ

سرگرمی:

انٹرنیٹ کی مدد سے پانی پت کی لڑائی کی معلومات حاصل کرکے اسے اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

***

سوائی مادھوراؤ پیشوا کا دربار